سوال

(178)تارک الصلوۃ کافر ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تارک الصلوۃ کافر ہے یا نہیں اور حدیث میں من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر کے کیا معنی ہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تارک الصلوۃ کے کافر ہونے اور نہ ہونے میں علماء کرام مختلف ہیں علامہ شوکانی نیل الاوطار میں لکھتے ہیں:

ولا خلاف بین المسلمین فی کفر من ترک الصلوۃ منکرا لوجوبھا الا ان یکون قریب عھد بالاسلام اولم یخالط المسلمین مدۃ یبلغہ فیھا وجوب الصلوۃ وان کان ترکہ لھا تکاسلا مع اعتقادہ لوجوبھا کما ھو حال کثیر من الناس فقد اختلف الناس فی ذلک فذھبت العترۃ والجماھیر من السلف والخلف منھم مالک والشافعی الٰی انہ لایکفر بل یفسق فان تاب والا قتلناہ حدا کالزانی المحصن ولکنہ یقتل بالسیف وذھب جماعۃ من السلف الٰی انہ یکفر وھو مروی عن علی بن ابی طالب علیہ السلام وھو احدی الروایتین عن احمد بن حنبل وبہ قال عبداللہ بن المبارک واسحاق بن راھویہ وھو وجہ لبعض اصحاب الشافعی وذھب ابوحنیفۃ وجماعۃ من اھل الکوفۃ والمزنی صاحب الشافعی الا انہ لایکفر ولایقتل بل یعزر ویحبس حتی یصلی انتھی۔

یعنی جو شخص نماز کے وجوب کا منکر ہوکر نماز کو ترک کرے وہ بالاتفاق کافر ہے اس کے کفر میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف نہیں مگرہاں جو شخص نو مسلم ہو یا مسلمانوں کے ساتھ رہنے کا اتفاق نہ ہوا ہو تو اس کو جب تک نماز کے وجوب کی خبر نہ پہنچے تب تک وہ کافر نہیں ہوسکتا اور جو شخص نماز کے وجوب کا عقیدہ رکھ کر بہ سبب کاہلی اور غفلت کے نماز کو ترک کرے جیسا کہ بہت سے لوگوں کا حال ہے۔ سوایسے تارک الصلوۃ کے کافر ہونے اور نہ ہونے میں لوگوں کا اختلاف ہے پس عترت اور امام مالک اور امام الشافعی اور جماہیر سلف و خلف کا مذہب یہ ہے کہ ایسا شخص کافر نہیں ہے بلکہ فاسق ہے وہ اگر توبہ کرے فبہا ورنہ اس کو قتل کرنا چاہیے اور اس کی یہی حد ہے جیسا کہ زانی محصن کی حد قتل ہے مگر ایسے تارک الصلوۃ کو تلوار سے قتل کرنا چاہیے اور سلف میں سے ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ وہ کافر ہے اور یہی مذہب مروی ہے۔ حضرت علی سے اور امام احمد سے ایک روایت میں یہی منقول ہے اور عبداللہ بن مبارک اور اسحق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض اصحاب شافعی کا بھی یہی مذہب ہے۔ اور امام ابو حنیفہ اور ایک جماعت اہل کوفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نہ کافر ہے اور نہ وہ قتل کیا جائے گا۔ بلکہ اس کی تعزیر کی جائے گی۔ اور جب تک وہ نماز نہیں پڑھے گا تب تک وہ قید میں رکھا جاوے گا۔ اس کے بعد علامہ شوکانی نے لکھا ہے کہ حق یہ ہے کہ ایسا تارک الصلوۃ کافر ہے اور وہ قتل کیا جائے گا، اس کا کافر ہونا تو اس وجہ سے حق ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ شارع نے ایسے تارک الصلوۃ کو کافر کہا ہے۔ اور جو لوگ اس کے کافر ہونے کے قائل نہیں ہیں وہ جس قدر معارضات وارد کرتے ہیں ان میں سے ایک بھی ہم کو لازم نہیں آتا کیوں کہ ہم کہتے ہیں کہ جائز ہے کہ کفر کی بعض قسمیں ایسی ہوں جو مغفرت و استحقاق شفاعت سے مانع ہوں نہ جیسا کہ اہل قبلہ کا کفر بوجہ ایسے گناہوں کے جن کو شارع نے کفر کہا ہے پس اس بنا پر ان تاویلات کی کچھ حاجت نہیںہے، جن

یںلوگ پڑتے ہیں انتہی کلام الشوکانی مترجماً ۔ میں کہتا ہوں کہ بلاشبہ علامہ ممدوح کی یہ تحقیق احق بالقبول ہے اس واسطے کہ اس تحقیق پر احادیث مختلفہ میں بلاکسی تاویل کے جمع و توفیق ہو جاتی ہے ۔ مثلاً حدیث :

من (۱) ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفرا اور حدیث العھد الذی بیننا و بینھم الصلوٰۃ فمن ترکھا فقد کفر اور حدیث بین (۲) الرجل و بین الکفر ترک الصلوٰۃ رواہ الجماعۃ الاالبخاری والنسائی اور حدیث کان (۳) اصحاب رسول اللہ ﷺ لایرون شیئاً من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ رواہ الترمذی سے صاف اور صریح معلوم ہوتا ہے کہ تارک الصلوٰۃ کافر ہے اور آیۃ ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ و لیغفر نا دون ذلک اور ومن لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شاء غفرلہ رواہ احمد و ابوداؤد و مالک فی الموطا ۔ اور حدیث من شھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ وان محمد اعبدہٗ ورسولہٗ وان عیسیٰ عبداللہ و کلمۃ القاھا الیٰ مریم و روح منہ والجنۃ حق النار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ماکان من العمل متفق علیہ ۔ اور حدیث مامن عبد یشھد ان لا الہ اللہ وحدہ ان محمد اعبدہ ورسولہٗ الاحرمہ اللہ علی النار قال (ای معاذ اللہ) افلا اخبر بھا الناس الحدیث متفق علیہ ۔ اور حدیث شفاعت فھی نائلۃ ان شاء اللہ من مات من امتی لایشرک باللہ شیئاً رواہ مسلم وغیرہ ذلک من الاحادیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تارک الصلوٰۃ کافر نہیں ہے بلکہ وہ مغفرت الٰہی و شفاعت نبوی و دخولِ جنت کا مستحق ہے ۔ پس علامہ ممدوح کی تحقیق پر ان احادیث مختلفہ میں کسی کی تاویل کرنے کی کچھ ضرورت نہیںے بلکہ یہ تمام احادیث اپنے ظاہر معنی پر محمول ہیں کیوں کہ جن احادیث سے تارک الصلوٰۃ کا کفر ثابت ہوتا ہے ۔ ان احادیث سے وہ بلاشبہ کافر ہیں ۔ اوران کو کافر کہنا روا ہے ۔ مگرہاں تارک الصلوٰۃ کا کفر ایسا نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے ملت اسلام سے خارج ہو جائے اور مغفرت و شفاعت و دکول جنت کا مستحق نہ رہے بلکہ تارک الصلوٰۃ کا کفر وہ کفر ہے جس کی وجہ سے نہ وہ ملت اسلام سے خارج ہوتا ہے ۔ اور نہ استحقاق مغفرت و شفاعت و دخولِ جنت سے محروم ہوتا ہے اور ہاں واضح رہے کہ ایسا کفر جو نہ مخرج از ملت اسلام ہو اور نہ مانع از استحقاق مغفرت و شفاعت احادیث سے ثابت ہے ۔ دیکھو حدیث متفق علیہ سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر، اور حدیث متفق علیہ لیس رجل ادعیٰ لغیر ابیہ وھو یعلمہ الاکفر ۔ اور حدیث مسلم اثنتان فی الناس ھما بھم کفر الطعن فی النسب والنیاحتہ علی المیت ۔ اور حدیث صحیح ایما عبد ابق من موالیہ فقد کفر ۔ اور حدیث صحیح من قال لاخیہ یا کافر فقد باء بھا وغیر ذلک من الاحادیث ۔ ان تمام احادیث میں کفر سے بالاتفاق اسی قسم کا کفر مراد ہے ۔ قال الشوکانی الکفر نواع منھا مالاینافی المغفرۃ لکفر اہل القبلۃ ببعض الذنوب التی سماھا الشارع کفرا وھو یدل علی عدم استحقاق کل تارک الصلوٰۃ للتحلید فی النار وقال سبب یریحک فی مضیق التاویل توھم الملازمۃ بین الکفر و عدم المغفرۃ ولیست بحلیۃ وانتفاء کلیتھا یریحک من تاویل کثیر من الاحادیث وقال من سماہ رسول اللہ ﷺ کافرا سمیناہ کافرا ولانزید علی ہذا المقدار ولا نتاول بشیئ منھا لعدم الملجئ الیٰ ذلک واللہ تعالیٰ اعلم ۔

کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ سید محمد نذیر حسین ۔

فتاوی نذیریہ جلد اول ص ۲۲۶

۱) جو جانتے بوجھتے نماز چھوڑ دے وہ کافر ہو گیا ۔

۲) وہ عہد جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے ۔ نماز کا ہے جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا ۔

۳) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نماز کے علاوہ کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے ۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 261-263